دل میں مخلوقات وغیرہ کے بارے میں خیالات پکارتے رہیں گے، یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ (یعنی دماغ میں یہ وسوسہ آئے گا) کہ اس تمام مخلوق کو خدا نے پیدا کیا ہے، تو خدا کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جس شخص کے دل و دماغ میں اس قسم کا کوئی خیال اور وسوسہ پیدا ہو تو وہ یہ کہے کہ میں خدا تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔'' (مظاہر حق، ج:۱،ص:۱۴۴،ط:دارالاشاعت)

لہٰذا ان وسوسوں کے علاج کے لیے مذکورہ نسخۂ نبوی ﷺ پر عمل کیا جائے، اور ساتھ ساتھ یہ اعمال کریں:

(۱) أَعُوْذُ بِاللهِ، (۲) اٰمَنْتُ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ کا ورد کرے، (۳) هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ، (۴) نیز رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ کا کثرت سے ورد بھی ہر طرح کے شیطانی شکوک و وساوس کے دور کرنے میں مفید ہے۔

اور اگر سائل کو یوں لگے کہ یہ وسوسہ ہے یا شک؟ تو سائل کسی معتبر عالم دین یا مفتی صاحب کے پاس حاضر ہو کر اُن کو اپنی ذہنی کیفیات واضح کر کے مسئلہ معلوم کرلے۔ فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 144307101068 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

مسلمان عورت کے لیے ٹیکہ، ماتھا پٹی اور ناک کی نتھ پہننا
بوٹاکس (ناک سیدھا) اور لپ فلرز (ہونٹ موٹے) کروانا

سوال

۱: کیا مسلمان عورت کے لیے ٹیکہ، ماتھا پٹی، اور ناک کی نتھ پہننا جائز ہے؟

۲: بوٹاکس کروانا کیسا ہے؟ بوٹاکس کا مطلب ہے کہ مثلاً ناک کو سیدھا اور صحیح کرنا، شیپ میں لانا، یہ عمل بذریعہ انجیکشن کیا جاتا ہے۔

۳: لپ فلرز کروانا کیسا ہے؟ یعنی بذریعہ انجیکشن ہونٹوں کو مزید اُبھارا جاتا ہے اور مزید موٹا کیا جاتا ہے۔

جواب

۱: مانگ ٹیکا (زیور کا ایک ٹکڑا جو مانگ کے درمیان سے باریک زنجیر کے ذریعے پیشانی پر لٹکایا جاتا ہے)۔ ماتھا پٹی (ایک خاص قسم کا زیور ہے جو پیشانی سے سر کے دونوں طرف پٹے کی شکل میں پہنا جاتا ہے)

اور نتھ (جو ناک میں پہنی جاتی ہے) یہ سب زیورات کی قسم ہیں، اور عورتوں کے لیے شرعی حدود کی رعایت کرتے ہوئے ان کا استعمال جائز ہے۔ البتہ پیشانی پر بندیا (دونوں بھنوؤں کے درمیان سرخ نشان) لگانا جائز نہیں ہے؛ کیوں کہ یہ خالص ہندوانہ طریقہ اور ان کا شعار بن چکا ہے۔ ''الدر المختار مع رد المحتار'' میں ہے:

''ولا بأس بثقب أذن البنت والطفل استحسانا، ملتقط. قلت: وهل يجوز الخزام في الأنف، لم أر.''

وفي ''الشامية'':

''(قوله: لم أره) قلت: إن كان مما يتزين النساء به كما هو في بعض البلاد فهو فيها كثقب القرط اهـ ط وقد نص الشافعية على جوازه مدني.''

(كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ٦/٤٢٠، ط:سعيد)

۲: ہماری معلومات کے مطابق ''بوٹاکس'' (Botox) ایک پروٹین ہے جو بوٹولینم وائرس سے پیدا ہوتا ہے، اس کو انجیکشن کے ذریعے جلد میں لگایا جاتا ہے اور یہ طبی اور کاسمیٹک طریقہ کار میں پٹھوں کو عارضی طور پر آرام کرانے، چہرے کی جھریوں کو دور کرنے، پیشانی اور آنکھوں کے گرد پڑنے والی لکیروں کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ پٹھوں کے کھنچاؤ اور دردِ شقیقہ جیسی حالتوں کے علاج کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

لہٰذا ''بوٹاکس'' (Botox) میں انجکشن کے ذریعے جلد میں داخل کیے جانے والے لیکویڈ میں اگر کوئی ناپاک یا حرام اجزاء شامل نہ ہوں، نہ ہی یہ مضرِ صحت ہوں اور نہ ہی ان کو دھوکہ دینے کے لیے استعمال کیا جائے تو اس کا استعمال جائز ہوگا، نیز اگر محض اس پروٹین کے اثرات سے ناک کی جھریاں ختم ہوجائیں اور وہ باریک معلوم ہو تو اس میں مضائقہ نہیں ہے، تاہم اگر یہ زیب وزینت کے لیے کیا جائے تو اس میں اس کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ اس میں شرعی حدود کا خیال رکھا جائے، مثلاً نامحرموں کے سامنے زینت کا اظہار یا تفاخر وغیرہ مقصود نہ ہو۔

باقی محض خوبصورتی کی غرض سے ناک کی مستقل سرجری کروا کر اس کو باریک کروانا جائز نہیں ہے؛ یہ خلقی، فطری اوصاف میں تبدیلی ہے جو کہ جائز نہیں ہے۔

۳: کسی بیماری کی وجہ سے اگر ہونٹوں میں قدرتی ٹشو کم یا ختم ہوگئے ہوں یا گڑھے وغیرہ پڑ گئے ہیں تو ''لپ فلرز'' (انجیکشن کی مدد سے جلد میں ''ہائیلورونک ایسڈ'' (Hyaluronic acid) وغیرہ محلول کو جلد میں داخل کرنے) کے علاج کے ذریعے اس عیب کا ازالہ کرنے اور ہونٹوں کو عام حالت کے مطابق معتدل کرنے کی گنجائش ہوگی، بشرطیکہ اس میں کسی قسم کے ناپاک یا حرام اجزاء شامل نہ ہوں، اور نہ ہی یہ مضرِ صحت ہوں۔ تاہم محض خوبصورتی اور حسن بڑھانے کی غرض سے ہونٹوں کو اُبھارنے یا موٹا کرنے کے لیے ''لپ فلرز''

کا استعمال جائز نہیں ہے؛ اس لیے کہ یہ خلقی، فطری اوصاف میں تبدیلی ہے جو کہ جائز نہیں ہے۔

قرآنِ کریم میں ہے:

’’فِطْرَتَ اللهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللهِ.‘‘ (سورۃ الروم: ۳۰)

ترجمہ: ’’اللہ کی فطرت پر قائم رہو، جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اس کی خلقت میں کوئی تبدیلی نہیں۔‘‘ (ترجمہ از بیان القرآن)

حدیث شریف میں ہے:

’’عن عبد الله رضي الله عنه: لعن الله الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن، المغيرات خلق الله، ما لي لا ألعن من لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في كتاب الله.‘‘

(الصحيح للبخاري، كتاب اللباس، باب المستوشمة : ١٦٧ / ٧، ط: دار طوق النجاة)

ترجمہ: ’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے گودنے والی اور گدوانے والی عورتیں اور بال کونوچ کر نکالنے والی اور حسن کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتوں پر جو اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدلنے والی ہیں، ان سب پر لعنت کی ہے، پھر میں کیوں اس پر لعنت نہ کروں جس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور وہ بات کتاب (قرآن) میں موجود ہے۔‘‘

’’تكملة فتح الملهم‘‘ میں ہے:

’’والحاصل أن كل ما يفعل من جسم من الزيادة أونقص من أجل الزينة بما يجعل الزيادة أو النقصان مستمرا مع الجسم وبما يبدو منه أنهٗ كان في أصل الخلقة هٰكذا، فإنهٗ تلبيس وتغيير منهي عنه ، وأما ما تزينت به المرأة من تحمير الأيدي أو الشفاه أو العارضيين بما لا يلتبس بأصل الخلقة، فإنهٗ ليس داخلا في النهي عند جمهور العلماء ، وأما قطع الإصبع الزائدة ونحوها ليس تغييرا لخلق الله وإنهٗ من قبيل إزالة العيب أو مرض، فأجازهٗ أكثر العلماء خلافا لبعضهم.‘‘ (تكملة فتح الملهم، كتاب اللباس والزينة: ١٩٥ / ٤، ط: مكتبة دارالعلوم)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 144502100219 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن